سلسلہ دین خیر خواہی کا نام ہے (۴۴)

سگریٹ فروش کی خدمت میں

تالیف

محمد بن ابراہیم الحمد

ترجمہ

مشتاق احمد کریمی

ناشر

مکتب دعوت وتوعیۃ الجالیات ربوہ، ریاض

ت: ۴۴۵۴۹۰۰ـ ۴۹۱۶۰۶۵ ف: ۴۹۷۰۱۲۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله ، والصلاة والسلام على رسول الله وبعد:

دینی اخوت کے کچھ حقوق ہوتے ہیں، اور ایک مسلمان پر اپنے مسلمان بھائیوں کے تعلق سے کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، کیونکہ دین نصیحت وخیرخواہی کا نام ہے اور فرمان رسول ﷺ کے مطابق ’’تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا یہانتک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند کرنے لگے جو اپنے نفس کے لئے پسند کرتا ہے‘‘۔

اور چونکہ ہمارے کچھ بھائی سگریٹ فروشی اور اس کی ترویج وپھیلاؤ میں مبتلا ہیں، اس لئے ہم پر واجب ولازم تھا کہ ہم ان کو نصیحت کریں اور ان کو ان کے اس عمل کے نتائج سے آگاہ کریں۔

اور یہی باعث ہے کہ ہم اپنے سگریٹ فروش بھائیوں کی خدمت میں یہ چند گزارشات قلمبند کررہے ہیں، شاید کچھ سننے والے کان اور توجہ دینے والے قلوب پا جائیں، یہی ان کے ساتھ ہمارا حسن ظن ہے اور ہم ان سے اسی کی امید رکھتے ہیں، کیونکہ نصیحت مومنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے اور مومن کو جب نصیحت کی جاتی ہے تو وہ نصیحت قبول کرتا ہے۔

اے میرے سگریٹ فروش بھائی! ہم آپ کے ساتھ چند منٹ کے لئے بیٹھتے ہیں، اس امید پر کہ آپ کے ساتھ ہمارا یہ بیٹھنا آپ کے دل میں قبولیت کا درجہ پائے

اور آپ اپنے قلب میں اس کی بازگشت محسوس کریں۔

اول: ہم آپ کو یاد دلاتے ہیں کہ آپ ایک مسلمان اور اللہ تعالیٰ کے ایک بندہ ہیں، اور واقعی یہ شرف کتنا عظیم ہے اور یہ غلامی و بندگی کتنی عزت کی چیز ہے۔

چنانچہ ایک مسلمان۔ اور آپ بھی ایسے ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے اور ان دونوں کی محبت کو ہر محبت پر مقدم رکھتا ہے اور اللہ ورسول ﷺ کی اطاعت کو ہر اطاعت پر ترجیح دیتا ہے۔

جب یہ بات آپ کو تسلیم ہے تو کیا سگریٹ فروشی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہے؟ اور کیا اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پسند کرتے ہیں؟

اے میرے محبوب بھائی! مجھے اس بات میں شک نہیں ہے کہ آپ اس بارے میں میری تائید کریں گے کہ سگریٹ فروشی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے اور نہ اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پسند کرتے ہیں، پھر آپ بتلائیے کہ سگریٹ کی فروخت اور اس کی ترویج و پھیلاؤ پر آپ کیسے راضی ہیں؟

دوم: سگریٹ ایک خبیث اور گندی چیز ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ آپ کو اس بارے میں اختلاف ہے۔ اور آپ کا سیدھا دین پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور خبیث وگندی چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے اور آپ کا رب عزوجل اپنے محکم تنزیل قرآن میں فرماتا ہے: ﴿ويحل لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبائث﴾ (رسول پاک چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے اور گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے)۔

پھر اے محبوب بھائی! آپ کیسے اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ خبیث اور گندی چیز آپ کی روزی ومعاش کا مصدر وذریعہ بنے؟

سوم: سگریٹ آپ کے لئے، خریدار کے لئے بلکہ پوری امت وانسانیت کے لئے نقصان دہ ہے اور آپ کا رسول محمد ﷺ فرماتے ہیں: ﴿لا ضرر ولا ضرار﴾ (نہ خود نقصان اٹھاؤ اور نہ دوسروں کو نقصان پہنچاؤ)۔

چہارم: آپ اپنے رب عزوجل کے محتاج ہیں، آپ اسے رات دن پکارتے ہیں اور آپ اس سے لمحہ بھر کے لئے بھی بے نیاز نہیں ہوسکتے۔ جب آپ پر مصیبت آتی ہے اور زمیں اپنی وسعت کے باوجود آپ پر تنگ ہوجاتی ہے اور آپ کسی کو آپ کی مصیبت دور کرنے والا نہیں پاتے، تو اس وقت آپ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، اس کے آگے گڑگڑاتے ہیں اور صرف اسی کے سامنے اپنی دعا وحاجت کو رکھتے ہیں تاکہ وہ تمہاری دعا سنے اور تمہاری مراد پوری کرے، پھر آپ کیسے اپنی دعا کے قبول ہونے کی امید رکھ سکتے ہیں جبکہ آپ نے حرام کھا کر اور حرام چیز کی فروخت کرکے قبولیت دعا کے راستہ کو بند کردیا ہے؟۔

کیا آپ کو یہ بات معلوم نہیں کہ حرام کھانا قبولیت دعا کے لئے سب سے بڑی رکاوٹ ہے؟۔ یا آپ اپنے رب سے بے نیاز ہیں، اس کے محتاج نہیں؟!

پنجم: آپ کی امت وقوم کو تندرست، طاقتور اور صحیح العقل لوگوں کی ضرورت ہے، تو کیا آپ نے دھواں بیچ کر اپنی امت کے وجود ڈھانچہ کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالا؟ نہیں

، بلکہ اس کے برعکس اور یہی بات درست ہے کہ آپ امت کی صحت کو برباد کرنے، اس کی قوت کو کمزور کرنے اور اس کی عقل کو بگاڑنے کی سعی میں لگے ہوئے ہیں۔

ششم: کیا آپ اس بات پر راضی ہیں کہ آپ کے معاشرہ وملت کے جیالوں میں مہلک امراض پھیلیں اور آپ کے گرد وپیش سے لوگوں کو ہلاک کریں اور چھوٹے و بڑے کو اذیت ناک صورت حال سے دوچار کریں؟ میں نہیں سمجھتا کہ آپ اس سے خوش ہونگے۔ پھر آپ کیسے سگریٹ ودھواں بیچتے ہیں جو متعدد تباہ کن امراض کا بنیادی سبب ہے؟ کیا آپ کو نہیں معلوم کہ دھواں نوشی ہی کینسر کی متعدد قسموں کا سبب ہے مثلاً پھیپھڑے، ہونٹ، گلے، منہ، نرخرہ، زبان، پنکریز، مثانہ، گردہ وغیرہ کا کینسر؟ اور کیا آپ کو معلوم نہیں کہ یہی دھواں نوشی دوسرے امراض کا بھی سبب ہے مثلاً دمہ، ضیق النفس، کھانسی، بلغم، تپ دق وسل، کلیجہ کا سوراخ دار ہوکر سکڑ جانا، دماغی کومہ، سینے کی تنگی، گردہ کا ناکام ہونا، دانتوں کا کیڑا لگنا اور کالا ہونا، سونگھنے کی قوت کا فیل ہونا اورالرجک بیماریوں کا زیادہ ہونا؟ اور کیا آپ کو پتہ نہیں کہ یہی دھواں نوشی قلب ودماغ پر اثر انداز ہوتی ہے، ذہانت کے تناسب کو کم کرتی ہے اور اندھاپن اور پلکوں کے سوجن کا سبب بنتی ہے۔ بلکہ یہ بانجھ پن کا بھی سبب ہے اور حمل وجنین پر برا اثر ڈالتی ہے، ہوا کو آلودہ کرتی ہے اور آگ کے حادثات کا سبب بنتی ہے۔ کیا آپ اس بات پر راضی ہیں کہ آپ اپنی امت وقوم کو ڈھا دینے کا پھاوڑا بنیں جو امت پر تباہی ہی تباہی لائے؟

ہفتم: کیا آپ کے دل میں کبھی یہ کھٹکتا ہے کہ آپ ناحق کسی معصوم جان کو قتل کردیں یا قتل کا ہتھیار بنیں؟ کیا آپ اس عظیم گناہ اور بھیانک جرم کی جرأت کریں گے؟ آپ کہیں گے: نہیں اور پورے منہ بھر کر کہیں گے: نہیں۔ پھر کیا آپ کو پتہ نہیں کہ آپ بہت ساری جانوں کے خواہ آپ کو اس کا احساس ہو یا نہ ہو کہ اپنے سگریٹ فروشی اور اس کی ترویج و پھیلاؤ کے ذریعہ قتل کے سبب بن جاتے ہیں اور بن رہے ہیں، کیا آپ کو علم نہیں کہ دھواں نوشی ہی کم عمری کی موت کا بنیادی سبب ہے۔

بلکہ دنیا کے غیر فطری اموات کی اکثریت کا سبب یہی دھواں نوشی ہے، کیونکہ پوری دنیا میں صرف دھواں نوشی کے سبب سالانہ دوملین پانچ لاکھ (پچیس لاکھ) افراد موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں جن میں تنہا امریکہ میں تین لاکھ پچاس ہزار افراد مرتے ہیں۔

ہشتم: کیا آپ کو یہ بات اچھی لگے گی کہ مسلمانوں کے بچے بے راہ روی کا شکار ہوجائیں اور اس میں آپ کا کلیدی ہاتھ ہو؟ آپ کہیں گے: نہیں۔ پھر کیا آپ کو علم نہیں کہ دھواں نوشی بے راہ روی کے بڑے اسباب میں سے ایک ہے؟ دھواں نوشی ہی برے انجام کی ابتدا ہے اور یہی بہت ساری فساد انگیزیوں کا راستہ ہے مثلاً حشیش وہیروئن نوشی وغیرہ جیسی مخدرات نوشی۔ پھر اے میرے محبوب بھائی! آپ کیسے مسلمانوں کے بچوں کے بگاڑ پر راضی ہونگے؟ کیا آپ کو اس بات کا خوف نہیں کہ اپنے بچوں کی بے راہ روی کی سزا کہیں آپ کو بھی بھگتنا پڑے؟

نہم: کیا آپ اس بات سے خوش ہونگے کہ آپ اپنی امت وقوم کے خلاف اپنے دشمنوں کی مدد کریں؟ آپ حسب سابق یہی جواب دیں گے کہ: نہیں! میں آپ پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ آپ اپنی سگریٹ فروشی، اس کے پھیلاؤ اور اس کی تجارت کے ذریعہ اپنی امت وقوم کی اقتصادیات کو کمزور کر رہے ہیں اور امت کے اموال کو ضرررساں کاموں میں بیکار خرچ کرنے پر تعاون کر رہے ہیں، اس کے ساتھ ہی دشمنوں کی کمپنیوں کو تقویت پہنچا رہے ہیں جو سگریٹ بنا کر برآمد کرتی رہتی ہیں۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے: ترجمہ:

''تم تو اپنے ہی محنت کی کمائی سے ان کالے زہر کو بنانے والوں کے بہترین مددگار بن گئے، تم ان کو اپنا مال دیتے ہو کہ اگر یہ نہ ہوتا تو وہ اس دین کے خلاف سازش کا راستہ نہ پاتے''۔

دہم: میرے محبوب بھائی! کیا آپ اللہ تعالیٰ کے کافی ہونے پر یقین نہیں رکھتے؟ کیا آپ کو علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی آپ کو رزق دیتا ہے؟ کیا آپ اس بات پر ایمان نہیں رکھتے کہ کوئی بھی نفس اپنی روزی اور اپنی عمر پوری کرنے سے پہلے ہرگز نہیں مرسکتا؟ آپ ضرور کہیں گے: ہاں۔ پھر یہ یقین اور وہ علم وایمان آپ کا کہاں کھو جاتا ہے؟ جب آپ سگریٹ بیچ رہے ہوتے ہیں، جبکہ آپ جانتے ہیں کہ یہ حرام ہے۔ کیا حلال تجارت کے ذریعہ آپ اس خبیث کام سے مستغنی نہیں ہو سکتے؟۔

یازدہم: ممکن ہے آپ زیادہ سے زیادہ مال اکھٹا کرنے کی طمع کر رہے ہوں اور آپ

کی آزمائش ہورہی ہو اور زیادتی مال سے آپ کو ڈھیل دی جارہی ہو۔ لیکن اس مال کا کیا فائدہ جس میں برکت مفقود ہو۔ کیا آپ کو علم نہیں کہ حرام کمائی مال کو بگاڑ دیتی ہے اور اس کی برکت مٹا دیتی ہے؟ پھر اس مال سے خیر کی کیا امید کی جاسکتی ہے جس میں برکت نہ ہو؟

دوازدہم: آپ کہہ سکتے ہیں کہ مجھے سگریٹ کی حرمت اور اس کے نقصانات کا علم ہے، اور میں سگریٹ سے مال کمانا نہیں چاہتا، میں نے تو اسے صرف گاہک لبھانے کا وسیلہ بنایا ہوا ہے۔ اے میرے حبیب! آپ سے میری عرض ہے کہ گاہکوں کو کون لاتا ہے؟ اور روزی کا کون کفیل وضامن ہے؟ کیا وہ سگریٹ ہے؟ یا اللہ جل جلالہٗ و پاک نام والے؟ یقیناً آپ کا یہ عمل ناجائز وحرام ہے، کیونکہ وسائل و ذرائع کا حکم مقاصد کے حکم جیسا ہی ہے، بلکہ یہ تو اللہ عزوجل کے ساتھ آپ کی بدگمانی بھی ہے۔

سیزدہم: آپ کہہ سکتے ہیں کہ میں سگریٹ کی کمائی سے کچھ بھی نہیں لیتا، یہ تو بیچنے والے کا کام ہے جسے میں نے بیچنے کا کام سونپا ہوا ہے، وہی سگریٹ خریدتا و بیچتا ہے، اس میں میرا نہ کوئی گناہ ہے اور نہ کوئی ذمہ داری۔ میری آپ سے عرض ہے کہ آپ کس کو دھوکہ دے رہے ہیں، اپنے آپ کو؟ یا دوسرے لوگوں کو؟ یا اپنے رب کو؟ یقیناً گناہ تو آپ ہی کا ہوگا، غلطی کا پھندا تو آپ ہی کے گلے میں لگے گا، کیونکہ آپ ہی اس کے اولین سبب ہیں، آپ ہی کے بس میں مزدور بائع کو سگریٹ بیچنے سے روکنا تھا، اس لئے آپ ہی گنہگار رہو نگے، کیونکہ قدرت کے باوجود آپ نے منکر کام کو نہیں روکا، اور

اس وجہ سے بھی کہ آپ گناہ وسرکشی کے کاموں میں تعاون کرنے والوں میں سے ہوگئے۔ ورنہ اگر مزدور بائع لوگوں کو دھوکہ دے، یا مدت صلاحیت ختم ہوجانے والا سامان بیچے، تو یقیناً آپ اس سے راضی نہیں ہونگے اوراس وقت یہ کیوں نہیں کہتے کہ یہ گناہ مزدور بائع کا ہے۔ بلکہ آپ اس پر ناراض ہونگے اور بسا اوقات اس کو سزا بھی دیں گے، یا اس کی جگہ کسی دوسرے کو بدل دیں گے، اس خوف سے کہ کہیں گاہک آپ کی دکان سے متنفر نہ ہوجائیں۔

اس لئے اے میرے حبیب! آپ اپنے رب کے سامنے توبہ کیجئے، رشدوہدایت کی طرف لوٹ آیئے اور سگریٹ بیچنے کے آپ پر اور دوسروں پر نقصانات کو مستحضر کیجئے اور یہ یاد رکھئے کہ آپ اگر سگریٹ فروشی سے باز آجائیں تو آپ دوسروں کے سگریٹ نوشی چھڑانے میں آپ ان کی مدد کررہے ہونگے۔

اس لئے آپ اللہ عزوجل سے مدد طلب کیجئے اور یہ بات یاد رکھئے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے لئے کسی چیز کو چھوڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے عوض اس سے بہتر چیز عطا کرتا ہے۔ اورعوض کی مختلف شکلیں ہوسکتی ہیں:۔

ایک شکل تو یہ ہے کہ آپ کے سابق مال سے بہتر مال ہوجائے، یا یہ کہ آپ کے مال میں برکت عطا کردی جائے گرچہ مال کم ہی ہو، یا اللہ تعالیٰ آپ سے مصائب وآفات دور کردے جو اللہ ہی کو معلوم ہے، یا آپ کو قناعت اور دل کی مالداری نصیب ہوجائے۔ اوران میں سب سے بڑھ کر عوض تو یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ سے انسیت

ومحبت، قوت قلب، فرحت ونشاط، اللہ کی رضا جوئی اوراس کے ذکر سے اطمینان قلب کی دولت نصیب ہوگئی ہے۔

پھر دھواں نوشی کے ترک سے مترتب ہونے والے اجر وثواب کو یاد کیجئے اور توبہ کی عظیم فضیلتوں کو ذہن میں مستحضر کیجئے، کیونکہ انجام کے کمال کا اعتبار ہوتا ہے، آغاز کے نقص کا اعتبار نہیں ہوتا۔

پھر آپ اپنے رب کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلایئے اور اس سے یہ طلب کیجئے کہ وہ آپ کی مدد کرے، آپ کے نفس امارہ پر اور جن وانسان شیاطین پر جو آپ کے راستہ پر کھڑے ہوئے ہیں اور آپ کو اپنے رب کی طرف رجوع ہونے سے روڑے اٹکا رہے ہیں۔

اور آپ شیطانی وسوسہ اور اس کی ہلاکت خیزی کے آگے جھکنے سے بچیں کہ اگر آپ دھواں فروشی چھوڑ دیں گے تو آپ کی روزی ختم ہوجائے گی، آپ شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کریں اور یہ بات ذہن میں مستحضر کرلیں کہ اللہ تعالیٰ ہی رازق زبردست قوت والا ہے اور آپ یاد کریں کہ آپ رب العالمین کے سامنے اس دن کھڑے ہونگے جس دن نہ مال کام دے گا اور نہ اولاد، مگر جو اللہ کے پاس قلب سلیم لیکر آئے۔

پھر آپ دھواں فروشی کے انجام کو یاد کریں، جس آدمی کے بھی دھواں نوشی میں آپ سبب ووسیلہ بنیں گے، آپ اس کے گناہ میں یقیناً شریک ہونگے۔

اے میرے حبیب ! یہ چند کلمات نصیحت ہیں جنہیں اس آدمی نے لکھا ہے جو آپ سے محبت کرتا ہے، آپ کا مشفق ہے، آپ کی فلاح وکامرانی کا امیدوار ہے اور آپ کی عزت وسربلندی کا طالب ہے ۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو راہ راست نصیب فرمائے اور آپ کو سب سے سیدھے راستہ کی ہدایت مقدر فرمائے اور آپ کے لئے نیکی واطاعت کا راستہ آسان کرے اور آپ کو گناہ ونافرمانی کے راستہ سے دور رکھے ۔آمین واللہ اعلم

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وبارك وسلم

☆☆☆